تبصرہ کتب

اسلام اور مذاہبِ عالم

مؤلف : عبدالشکور لکھنوی
مرتّب : خالد گرجاکھی
ناشر : ادارہ احیاءالسنہ، گرجاکھ- گوجرانوالہ
صفحات : ۸۸
قیمت : درج نہیں

برصغیر کے ہندو معاشرے میں اچھوتوں سے جو سلوک کیا جاتا ہے، اس کے خلاف وقتاً فوقتاً خود اچھوت رہنماؤں کی طرف سے آواز اٹھتی رہتی ہے اور اُن کا معاشرتی احتجاج جو مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے، ان میں سے ایک تبدیلیٔ مذہب ہے۔ رواں صدی کے تیسرے اور چوتھے عشرے میں بھی اچھوتوں کے ہاں ایک احتجاجی لہر اُٹھی تھی۔ اُن میں سے بعض حلقۂ مسیحیت میں داخل ہوئے، اُن کے رہنما ڈاکٹر امبیدکر بدھ مت کے پیروکار ہو گئے اور کہیں کہیں اچھوت خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔ اس پس منظر میں مئی ۱۹۳۶ء میں لکھنؤ میں ایک بین المذاہب کانفرنس منعقد ہوئی اور مختلف مذہبی روایات کے حاملین نے اپنے اپنے دینی پیغام کی وضاحت کی۔ مسلمانوں کی نمائندگی لکھنؤ کے معروف عالمِ دین مولانا عبدالشکور لکھنوی نے کی۔ مولانا لکھنوی بلند پایہ عالمِ دین ہونے کے ساتھ صاحبِ نظر محقّق، کامیاب مصنّف و مترجم اور دردِ دل رکھنے والے مبلّغ تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آغاز میں اسلام کی خصوصیات بیان کی ہیں جو اسے دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہیں۔ اُنہوں نے دلائل و براہین سے بتایا کہ اسلام کی تعلیمات میں وقت کے ساتھ کوئی ردّوبدل نہیں ہوا، یہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس پر عمل کرنا آسان ہے۔ اس کا پیغام عالمگیر اور پرتاثیر ہے۔ رواداری، احترامِ آدمیت، مساوات و حریّت جیسی اقدار کا داعی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ دینِ اسلام فلاحِ دُنیا کا باعث ہے اور اسی سے آخرت سنور سکتی ہے۔ تقریر کے خاتمے پر مولانا عبدالشکور نے حضرت محمد ﷺ کی رسالت کے عقلی ثبوت پیش کرتے ہوئے ارکانِ اسلام کی وضاحت کی ہے۔

اگرچہ یہ تقریر ساٹھ برس پہلے کی گئی تھی اور گفتگو کا پس منظر بھی اُس دور کے حالات اور انداز نظر کے مطابق تھا، تاہم تقریر اس قدر جامع اور مربوط ہے کہ یہ چند بار شائع ہوئی اور قارئین نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ دسمبر ۱۹۶۸ء میں کراچی سے "اسلام: میرا مذہب" (موسومہ بہ تحفۃ الاسلام لجمیع الاقوام) کے نام سے شائع ہوئی۔ ایک عرصے سے مولانا عبدالشکور لکھنوی کی یہ تحریر مارکیٹ میں نہیں تھی، ادارہ احیاء السنہ گھر جاکھ (گوجرانوالہ) نے اسے ایک بار پھر شائع کر دیا ہے۔

"ادارہ احیاء السنہ" کی زیر نظر اشاعت کے سرورق پر مولانا عبدالشکور لکھنوی کا نام نہیں دیا گیا اور صرف "ترتیب و تحشیہ خالد گرجاکھی" لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ محترم مرتّب نے اس بات کا بظاہر کوئی اہتمام نہیں کیا کہ مولانا عبدالشکور لکھنوی کی اصل تحریر اور اُن کے اضافات کے درمیان امتیاز ہو سکے، تاہم ایسا محسوس ہوتا ہے جو "خام" اطلاعات دی گئی ہیں، یہ مرتّب کے اضافات میں سے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق دُنیا کے سب ہی خطوں میں اللہ تعالیٰ ہادی و نذیر بھیجے تھے، تاہم ہمارے پاس کوئی ذریعۂ یقین نہیں کہ سقراط، کنفیوشس اور بدھ جیسے رہنماؤں کو "انبیاء" قرار دیا جائے۔ مولانا مناظر احسن گیلانی کی اُپج تھی کہ انھوں نے قرآن کے "ذوالکفل" کو بُدھ قرار دیا۔ بُدھ "کپل دوستو" میں پیدا ہوئے تھے، اُن کے قیاس کے مطابق "کِفل" کپل کا معرب ہے اور "ذوالکفل" "کپل والا" یعنی بُدھ ہے۔ یہی بات زیر نظر کتابچے میں دہرائی گئی ہے مگر "ذوالکفل" کا ترجمہ "کپل والا" کرنے کے بجائے "کپل کا شہر" کیا گیا ہے۔ (ص ۶۷) یہ عبارت تو یقیناً جناب خالد گرجاکھی کی ہے۔

> ہمارے ایک مخلص دوست حضرت مولانا خلیل صاحب بلتستانی بہت معتبر عالم تھے۔ اُن کی تصنیفات میں سے ایک کتاب "مسند اہلِ بیت" ہے، [اُنھوں] نے خود مجھ سے فرمایا کہ "شکا موئی" ایک کتاب ہے جو چینی زبان میں ہے ...... اِس کتاب کا تذکرہ انسائیکلوپیڈیا جلد نمبر ۱۰۸ میں اس طرح لکھا ہے......

اقتباس میں کس انسائیکلوپیڈیا کا حوالہ دیا گیا ہے؟ کچھ واضح نہیں ہوتا۔ اور آج تک ایسا کوئی انسائیکلوپیڈیا تو مرتّب ہی نہیں ہوا جس کی ۱۰۸ جلدیں ہوں۔

زیر نظر کتابچہ افادیت سے خالی تو نہیں، مگر اس میں ترتیب و تدوین و تحشیہ کے مسلّمہ اصولوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ بہتر ہوتا مولف مولانا عبدالشکور لکھنوی کا نام سرِ ورق پر دیا جاتا اور اس بات کا اہتمام کیا جاتا کہ اصل متن اور اضافات خلط ملط نہ ہوتے۔ (ادارہ)